عمرہ کرنے کی منت مانی، تو کیا اس کو پورا کرنا لازم ہے؟

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: FSD -9076

تاریخ اجراء: 25 صفر المظفر 1445ھ / 31 اگست 2024ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ایک شخص نے منت مانی کہ اگر میرا فلاں کام ہو گیا، تو میں عمرہ کروں گا، اب اس کا کام ہو چکا ہے، تو کیا اس پر شرعاً عمرہ کرنا لازم ہے؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

کسی شخص نے یوں منت مانی کہ "اگر میرا فلاں کام ہو گیا، تو میں عمرہ کروں گا"، تو ایسی منت، منتِ شرعی ہے جس کو پورا کرنا لازم ہے۔

اس مسئلے کی تفصیل یہ ہے کہ منت کے لازم ہونے کی شرائط میں سے یہ بھی ہے کہ جس چیز کی منت مانی گئی ہو، وہ عبادت مقصودہ ہو اور اس کی جنس میں سے کوئی چیز فرض یا واجب ہو، چونکہ عمرہ کرنا عبادت مقصودہ ہے اور اس کی جنس سے فرض حج کی ادائیگی بھی موجود ہے، لہٰذا شخص مذکور پر عمرہ کرنا لازم ہے۔

منت کے لازم ہونے کی شرائط بیان کرتے ہوئے امام حسن بن عمار شُرُنبلالی حنفی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 1069ھ / 1658ء) لکھتے ہیں: "(اذا نذر شیئا لزمہ الوفاء بہ اذا اجتمع فیہ) ای المنذور (ثلاثۃ شروط) احدھا (ان یکون من جنسہ واجب)۔۔۔(و) الثانی (ان یکون مقصودا) لذاتہ" ترجمہ: جب کوئی شخص کسی شے کی نذر (منت) مانے، تو اس منت کو پورا کرنا لازم ہے، جبکہ اس منت والے کام میں تین شرائط پائی جائیں: ان میں سے پہلی شرط یہ ہے کہ اس کی جنس سے کوئی کام شرعاً واجب ہو۔۔۔ اور دوسری شرط یہ ہے کہ وہ بذات خود عبادت مقصودہ ہو۔ (نور الایضاح مع مراقی الفلاح، صفحہ 350-351، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

عمرہ کی منت، منتِ شرعی ہے جس کو پورا کرنا لازم ہے، جیسا کہ شمس الائمہ، امام سَرَخْسی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 483ھ / 1090ء) لکھتے ہیں: "ولو جعل علیہ حجۃ او عمرۃ او صوما او صلاۃ او صدقۃ او ما اشبہ ذلک مما ھو طاعۃ ان فعل کذا ففعل لزمہ ذلک الذی جعلہ علی نفسہ ولم یجب کفارۃ الیمین فیہ فی ظاھر الروایۃ عندنا" ترجمہ: اگر کسی شخص نے (منت کے ذریعہ) حج، عمرہ، روزہ، نماز، صدقہ یا اس کی مثل عبادات میں سے کوئی چیز اپنے اوپر لازم کرلی (یہ کہہ کر) کہ اگر وہ فلاں کام کرے گا، پھر اس نے وہ کام کر لیا، تو جو اس نے اپنی ذات پر لازم کیا تھا، اُس کا کرنا ضروری ہو گا اور ظاہر الروایہ کے مطابق ہمارے نزدیک اس صورت

میں قسم کا کفارہ بھی واجب نہیں ہو گا۔ (المبسوط، جلد8، صفحہ135، مطبوعہ مطبعۃ السعادہ، مصر)

ملک العلماء علامہ کاسانی حنفی رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:587ھ/1191ء) لکھتے ہیں: ”یصح النذر بالصلاۃ والصوم والحج والعمرۃ والاحرام بھما والعتق والبدنۃ والھدی والاعتکاف ونحو ذلک، لانھا قرب مقصودۃ“ ترجمہ: نماز، روزہ، حج، عمرہ، ان دونوں کے احرام، عتق، بدنہ، ہدی اور اعتکاف وغیرہ کی منت ماننا درست ہے، کیونکہ یہ قربتِ مقصودہ ہیں۔ (بدائع الصنائع، جلد5، صفحہ82، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

اسی طرح فتاوی عالمگیری میں ہے۔ (الفتاوی الھندیۃ، کتاب الایمان، جلد2، صفحہ65، مطبوعہ دار الفکر، بیروت)

صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:1367ھ/1947ء) لکھتے ہیں: ”اگر (کسی کام کے کرنے کو) ایسی چیز پر معلق کیا کہ اس کے ہونے کی خواہش ہے، مثلاً: اگر میرا لڑکا تندرست ہو جائے، یا پردیس سے آجائے، یا میں روزگار سے لگ جاؤں، تو اتنے روزے رکھوں گا یا اتنا خیرات کروں گا، ایسی صورت میں جب شرط پائی گئی، یعنی بیمار اچھا ہو گیا، یا لڑکا پردیس سے آگیا، یا روزگار لگ گیا، تو اتنے روزے رکھنا یا خیرات کرنا ضرور ہے، یہ نہیں ہو سکتا کہ یہ کام نہ کرے اور اس کے عوض میں کفارہ دیدے۔“ (بہارِ شریعت، جلد2، حصہ9، صفحہ314، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
دار الافتاء اہلسنت
DARUL IFTA AHLESUNNAT
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net